بٹی ہوئی ہے۔ ایک بلاک امریکہ اور برطانیہ کے زیر سرکردگی سرمایہ داری کو عروج تک لے گیا ہے۔ اور دوسرا بلاک روس اور چین کے زیر اثر اشتراکیت کو غالب کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ مگر ان دونوں معاشی نظاموں نے انسانیت کو دکھوں کے سوا کچھ نہ دیا۔ سرمایہ داری نے بھوک ننگ اور افلاس کے "تحفے" پیش کئے تو اشتراکیت نے ظلم و استبداد اور تعذیب کے نئے نئے شکنجے۔

ان مادی نظاموں کے برعکس اسلام نے جو معاشی نظام پیدا کیا ہے۔ اسی میں راہ گم کردہ انسانیت کی نجات ہے۔ علمائے اسلام نے اسلامی نظام کے ہر پہلو کو نکھارا ہے۔ مفتی محمد شفیع صاحب نے عالمی اسلامی کانفرنس (منعقدہ ۱۹۶۸ء راولپنڈی) میں اسلام کے نظام تقسیم دولت کے موضوع پر بصیرت افروز مقالہ پڑھا تھا۔ جس میں قرآن و سنت کی روشنی میں تقسیم دولت کا اسلامی تصور اور طریقہ کار پیش کیا تھا۔ اہل بصیرت نے مقالہ بہت پسند کیا۔ اور عوام کی بھلائی کی خاطر شائع کر دیا گیا۔ مفتی صاحب نے اسلام کے معاشی نظام اور مادی نظاموں کا تقابلی مطالعہ کر کے بتایا ہے کہ اسلام ہی بہترین معاشی زندگی کا ذمہ دار ہے۔

مقالہ میں اختصار برتا گیا ہے جو مقصد تالیف کے لحاظ سے ناگزیر تھا کہ ایک نشست مختصر مقالہ کی ہی متحمل ہو سکتی ہے۔ درحقیقت مفتی صاحب کے اشاروں کو تفصیل سے پیش کرنا دوسرے اہل علم کا فریضہ ہے۔ معاشیات کے طلبہ اور عام مسلمانوں کے لئے کتابچے کا مطالعہ معاشیات کے کئی پہلوؤں کو بے نقاب کرنے کا سبب ہوگا۔

**گنج بخش بحیثیت عالم | مؤلف: مجید یزدانی ریسرچ سکالر محکمہ اوقاف۔**

ناشر، ادارۂ علوم اسلامیہ خانقم بازار انارکلی۔ لاہور ——— زیر تبصرہ کتاب مجید یزدانی کا تحقیقی مقالہ ہے۔ جس میں انہوں نے علی ہجویری کے علمی مقام کا تعین کیا ہے۔ بعض سطحی مورخین نے شاہ صاحب کی تالیف "کشف المحجوب" کے بارے میں رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "زاہدانہ رنگ جو ابتدائی صوفیوں میں کبھی کبھی رہبانیت کی حد تک پہنچتا ہے۔ ان میں بھی موجود تھا۔ اپنی تصانیف میں انہوں نے عورتوں کی خوب خبر لی ہے۔" ایسے ہی ریمارکس نے مجید یزدانی کو حقیقت سے پردہ اٹھانے کی جرأت دلائی اور انہوں نے یہ بیش قیمت مقالہ تحریر کیا۔

کتاب ایک مقدمہ اور تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں علی ہجویری کے حالات زندگی پیش کئے گئے ہیں جو حسن ترتیب کے لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ دوسرے باب "حصول علم"